سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔

ربوہ ۱۱ نومبر بوقت ۸½ بجے صبح

پرسوں حضور کی طبیعت دوپہر تک تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی اس کے بعد کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی جو رات کو بھی جاری رہی۔ کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین

جلد ۵۲/۱۷ | ۱۲ نبوت ۱۳۴۲ھش ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۸۳ھ ۱۲ نومبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۶۴

بابرکت ایام قریب آرہے ہیں احباب حصولِ برکت و سعادت کا ابھی سے عزم کرلیں

جلسہ سالانہ کی عظمت و اہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات

”اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں“

”میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے“

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام قریب آرہے ہیں۔ احباب جماعت کو اس جلسہ میں شرکت کی ابھی سے تیاری شروع کردینی چاہیئے اور یہ عزم کرلینا چاہیئے کہ وہ انشاء اللہ العزیز امسال اس مبارک اجتماع میں ضرور شریک ہوں گے اور اس کی ان عظیم الشان برکتوں اور سعادتوں سے حصہ لیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ وابستہ کی ہیں۔ اس میں شمولیت سے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک درد و سوز میں ڈوبی ہوئی ان دعاؤں کے وارث ٹھہریں گے جو مسیح پاک علیہ السلام نے ان تمام لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مانگیں کہ جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان دعاؤں کا وارث ٹھہرنا کوئی معمولی انعام نہیں ہے۔ یہ وہ سعادت ہے کہ اگر اس کے حصول کے لئے انسان کو تکلیف بھی اٹھانی پڑے۔ تو وہ اسے عین راحت سمجھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس للّٰہی جلسہ کی عظمت و اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر ایک قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائیدِ حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کیلئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی۔ کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ بالآخر میں دعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے۔ اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے۔ اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھائے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔ اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قوت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔“ آمین ثم آمین (اشتہار ۷ دسمبر ۱۸۹۲ء)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲۔ نومبر ۶۳ء

لفظ ''کافر'' کا مفہوم

چونکہ اس مسئلہ کے نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض دوست غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں اس لئے ہم کتاب ''مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ'' شائع کردہ الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے ایک اقتباس ذیل میں درج کرتے ہیں۔ امید ہے کہ جو لوگ احقاق حق کے جذبہ سے دیکھیں گے ان کے لئے اس مسئلہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جائے گا باقی جو سمجھتے ہوئے بھی نہ سمجھنا چاہیں تو ان کے تو ''آفتاب آمد دلیل آفتاب'' کی مثل بھی کوئی معنی نہیں رکھتی ایسے معذوروں کے لئے ہم دعا ہی کر سکتے ہیں۔ اقتباس حسب ذیل ہے:۔

''قرآن کریم نے اسلام کا لفظ بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے اور کفر کا لفظ بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا ہے۔ اسی طرح حدیث میں بھی ایمان اور کفر کے الفاظ مختلف معنوں میں استعمال ہوئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اسلام کی ایک یہ تعریف فرماتا ہے کہ

قالت الاعراب اٰمنّا
قل لم تؤمنوا و لٰکن
قولوآ اسلمنا و لمّا
یدخل الایمان فی
قلوبکم۔ (حجرات $\frac{2}{14}$)

''اعراب کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے ہیں۔ تو ان سے کہدے کہ تم ایمان نہیں لائے۔ ہاں تم یہ کہو کہ ہم اسلام لے آئے ہیں۔ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ ایمان کا درجہ اسلام کے اوپر ہوتا ہے اور خواہ انسان کی روحانیت اعلےٰ ہو یا نہ ہو وہ کلمہ طیبہ پڑھ کر مسلمان ہو جاتا ہے اور یہی اسلام کی جامع مانع تعریف ہے۔ اور اس درجے کے مسلمان کہلانے والے کے لئے یہ بحث فضول ہوتی ہے کہ اس کا ایمان کس حد تک پختہ ہے اور کس حد تک پختہ نہیں۔

اسی طرح قرآن کریم میں ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰآیھا الذین اٰمنوآ اذا ضربتم
فی سبیل اللہ فتبیّنوا ولا
تقولوا لمن القیٰٓ الیکم
السّلام لست مؤمنًا
تبتغون عرض الحیٰوۃ
الدنیا فعند اللہ مغانم
کثیرۃٌ کذٰلک کنتم
من قبل فمنّ اللہ علیکم
فتبیّنوا ان اللہ کان بما
تعملون خبیرًا۔ (نساء $\frac{13}{10}$)

''اے مومنو! جب تم سفر کر رہے ہو تو اچھی طرح تحقیقات کر لیا کرو اور جو شخص تم کو سلام کہے اس کو یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں اگر تم ایسا کہو گے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ تم دنیا کا مال چاہتے ہو حالانکہ اللہ کے پاس بہت سے اموال ہیں اور تم بھی تو پہلے ایسے ہی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تم پر احسان کیا اور تم کو ایمان کے درجے عطا کر دیئے ہیں۔ تم تحقیقات کر لیا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے خوب واقف ہے''۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ دل تو الگ رہا اگر کوئی شخص اسلام کی تفصیلات سے ناواقف ہو۔ اسنے اسلام کے صرف ظاہری آداب سیکھے ہوں اور وہ اپنے آپ کو مسلمانوں میں سے ظاہر کرے۔ تب بھی اس کو یہ کہنا کہ تو مسلمان نہیں، جائز نہیں۔ اور فرماتا ہے کہ جو شخص ایسے شخص کو غیر مسلم کہتا ہے وہ درحقیقت اس کو لوٹنے کی خاطر رستہ کھولتا ہے پھر فرماتا ہے کہ جو لوگ نئے نئے مذہب میں داخل ہوتے ہیں ان کی معلومات ہمیشہ کم ہوا کرتی ہیں۔ پس جن کی معلومات زیادہ ہوں ان کو اپنی معلومات پر فخر کر کے تھوڑی معلومات والوں پر طعنہ نہیں کرنا چاہیئے۔

''اسلام'' اور ''ایمان'' کے مراتب

غرض ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا ایک درجہ ایمان سے چھوٹا ہے اور ایمان کا درجہ اس سے بڑا ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر بعض دوسری آیات بھی ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ ایک قسم کے اسلام کا درجہ ایمان سے بھی بڑا ہے جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق آتا ہے:۔

اذ قال لہٗ ربّہٗ اسلم
قال اسلمت لرب العٰلمین
(بقرہ $\frac{16}{16}$)

جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیمؑ سے کہا کہ تُو اسلام لے آ۔ تو اس نے کہا کہ میں رب العالمین کے لئے اسلام لاتا ہوں۔ حالانکہ ابراہیمؑ نبی تھے۔ پس یہ اسلام عام اسلام سے بلکہ عام ایمان سے بھی اونچا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے:۔

یحکم بھا النبیون الذین
اسلموا للّذین ھادوا۔
(مائدہ $\frac{7}{11}$)

کہ بنی اسرائیل میں بعض نبی ایسے تھے جو شریعت نہیں لاتے تھے وہ مسلمان ہوتے تھے۔ اور یہودیوں کو تورات کے احکام پر چلاتے تھے۔ اس جگہ پر کئی نبیوں کا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک اسلام کے دو درجے ہیں۔ ایک ایمان سے کم ایک ایمان سے زیادہ۔ جو ایمان سے زیادہ اسلام ہے اس سے خارج ہو کر بھی انسان ایمان کے درجہ پر ہو سکتا ہے۔ اور مسلم کہلانے کا حق رکھتا ہے۔ اور اسلام کے جامع مانع دائرہ سے باہر نہیں۔ لیکن اس کے برخلاف جو ایمان سے کم اسلام ہے اس اسلام میں داخل ہو کر بھی انسان ایمان سے محروم ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیت میں صراحتاً ذکر ہے۔

علمائے اسلام نے بھی یہی تشریح کی ہے۔ چنانچہ علامہ اصفہانی لکھتے ہیں:۔

الاسلام فی الشرع
علیٰ ضربین احدھما
دون الایمان وھو
اعتراف باللسان
وبہ یحقن الدماء
حصل معہ الاعتقاد
اولم یحصل وایاہ
قصد بقولہ قالت الاعراب
اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن
قولوا اسلمنا والثانی
فوق الایمان وھوان
یکون مع الاعتراف
اعتقادًا بالقلب و
وفاء بالفعل واستسلامٌ
للہ فی جمیع ما قضیٰ و
قدّر کما ذکر عن ابراھیم
علیہ السلام فی قولہ
اذ قال لہ ربّہ اسلم
قال اسلمت لرب العٰلمین
وقولہ تعالیٰ ان الدین
عند اللہ الاسلام وقولہ
توفنی مسلمًا ای اجعلنی
ممن استسلم لرب
العٰلمین۔

(مفردات امام راغب صفحہ ۲۴۰)

یعنی اسلام دینِ محمدی کی رو سے دو طرح کا ہوتا ہے۔ ایک اسلام ایمان سے نیچے ہوتا ہے اور وہ زبان سے اعتراف کرنا اور کلمہ پڑھنا اور جان کی حفاظت اتنے سے ہی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ اعتقاد کی صحت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔ قرآن کریم کی جو آیت ہے کہ قالت الاعراب اٰمنا قل لم تؤمنوا ولٰکن قولوا اسلمنا اس سے اسی طرح کے اسلام کی طرف اشارہ ہے۔ اور دوسرا اسلام وہ ہوتا ہے جو ایمان سے اوپر ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زبان سے کلمہ پڑھنے کے علاوہ دل میں بھی اس کا اعتقاد ہو۔ اور عملاً بھی ایسا شخص وفاداری کا اظہار کرے اور خدا تعالیٰ کی تمام قضاؤں کے سامنے اپنے آپ کو جھکا دے اسی قسم کے اسلام کی طرف حضرت ابراہیمؑ کے اس ذکر میں اشارہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ تو اسلام لا تو انہوں نے کہا میں رب العٰلمین خدا کے لئے ایمان لاتا ہوں اور اسی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک صرف اسلام ہے اور اسی طرف اشارہ ہے اس دعا میں جو حضرت یوسف علیہ السلام نے کی تھی کہ الٰہی مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے''۔

(مسئلہ وحی و نبوت کے متعلق اسلامی نظریہ صفحہ ۱۱۱ تا ۱۱۳) (باقی)

درخواستِ دعا

اس دفعہ موسم سرما شروع ہونے پر میری بیماری (فالج) کے عوارض میں بہت شدت پیدا ہو گئی ہے۔ صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ درویشان قادیان اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ طور پر دعا کی درخواست ہے۔ اگر کوئی صاحب ایسا نسخہ بتائیں جو محض کتابی نہ ہو بلکہ ایسے ایک سے زیادہ مریضوں پر کامیاب ثابت ہوا ہو تو ممنون ہوں گا۔

خاکسار کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان پنشنر۔ دار الصدر غربی ربوہ

وَاِنْ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَائِنُهٗ وَمَا نُنَزِّلُهٗ اِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی تحریر فرمودہ

تفسیر کبیر و تفسیر صغیر کے محاسن

از مکرم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ

جب سے قرآن مجید نازل ہوا ہے اس وقت سے لے کر اب تک ہزاروں تفسیریں اس کی لکھی گئی ہیں۔ ہر ایک تفسیر اپنے اپنے رنگ میں زمانہ کے حالات کے مطابق لکھی ہیں۔ ان تفاسیر میں چار قسم کی قابل اعتراض باتیں آگئی ہیں۔ اگر وہ نہ ہوتیں تو یہ تفاسیر دائمی خوبیاں رکھتیں۔

اول

جب یہ تفاسیر لکھی گئی تھیں۔ اس وقت بائیبل کا حصول مشکل تھا کیونکہ اس کی اشاعت ابھی عام نہیں ہوئی تھی اور جو کچھ اس وقت دستیاب ہو سکتا تھا وہ بھی مفسرین کی دسترس سے باہر تھا۔ اس وجہ سے پرانے مفسرین نے قرآن کریم کے ان مضامین کی تشریح کرتے ہوئے جن میں موسوی سلسلہ کی تاریخ کی طرف اشارہ ہے۔ محض یہود کی روایات پر اعتبار کرتے ہوئے غیر معقول اور غیر مستند باتوں کو اپنی تفسیروں میں لکھ دیا۔ اب جبکہ بائیبل کی اشاعت عام ہو گئی ہے۔ تو یہودی اور مسیحی علماء کو ان تفاسیر میں نقل شدہ باتوں کو لے کر قرآن مجید پر اعتراضات کرنے کا موقعہ مل گیا۔ حالانکہ وہ بیانات مفسرین کے تھے قرآن مجید کے نہیں تھے۔ پس اگر پرانے مفسرین یہودی روایات پر سہارا نہ لیتے اور اپنی کتب کو اس سے پاک رکھتے۔ تو ان کی کتب باعث فخر رہتیں اور زیادہ مقبول ہوتیں۔

دوم

گزشتہ زمانہ میں بعض غیر مسلموں نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر بعض ایسی باتیں قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بیان کرنی شروع کیں جن کا مقصد اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہتک تھا۔ مسلمان بجائے اس کے کہ ہوشیار ہوتے اور عقل سے یہ سمجھتے کہ ایسی باتیں کوئی ذی فہم مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ انہوں نے ایسے نامعقول لوگوں کی من گھڑت باتوں کو اپنی تفسیروں میں جگہ دے دی۔ جن کی وجہ سے معترضین کو اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض ایسے مواد ہاتھ آئے۔ جن کی بناء پر انہوں نے بدنیتی بہت سی دلآزار کتابیں لکھ کر مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا۔ اگر ایسی باتیں وہ نہ لکھتے۔ تو اسلام پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پر جو غیر مسلموں نے حملے کئے ہیں۔ اس سے ہم محفوظ ہوتے۔

سوم

پرانے مفسرین کو قرآن مجید کی جب کوئی آیت دوسری آیت کے بظاہر مخالف نظر آئی۔ تو بجائے اس کے کہ وہ ان دونوں آیات کو حل کرنے کی کوشش کرتے۔ یا دیانت داری سے یہ کہہ دیتے۔ کہ ہمیں فلاں آیت کی سمجھ نہیں آئی۔ انہوں نے ناسخ و منسوخ کا مسئلہ نکال لیا۔ اور کہہ دیا کہ قرآن مجید کی فلاں آیت منسوخ ہے اور فلاں ناسخ۔ اور ان منسوخ آیات کا سلسلہ ہزاروں کی تعداد تک چلا۔ کسی نے قرآن مجید کی ۱۵۰۰ آیات کو منسوخ قرار دیا۔ اور کسی نے ۵۰۰ اور کسی نے بیس اور کم سے کم اگر کسی شخص نے تعداد بیان کی تو وہ ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی ہیں۔ جنہوں نے اپنی کتاب الفوز الکبیر میں پانچ آیات کو منسوخ قرار دیا ہے۔ حالانکہ یہ بات معمولی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ جو کتاب دنیا کی ہدایت کے لئے بھیجی گئی۔ اگر اس کی ایک آیت بھی مشکوک ہو جائے۔ تو درحقیقت ساری کتاب ہی مشکوک بن جاتی ہے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ آیت جو منسوخ بیان کی جاتی ہے وہ منسوخ نہ ہو بلکہ کوئی دوسری آیت ہی منسوخ ہو۔

چہارم

انبیاء کی ذات معصوم ہوتی ہے اور وہ منزہ عن الخطا ہیں۔ وہ خدا تعالےٰ کے احکام کی نافرمانی نہیں کرتے۔ لیکن مفسرین نے قرآن مجید میں بیان شدہ انبیاء کے حالات کے متعلق نازل ہونے والی آیات میں سے بعض کی ایسی تفسیر کی ہے۔ جس سے اس پاک گروہ کی ذات پر حرف آتا ہے۔ اور وہ قابل نمونہ نہیں ٹھہرتے۔ بلکہ وہ عام انسانوں سے بھی گرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پس یہ چار ایسی خرابیاں پرانے مفسرین کی تفسیروں میں آگئیں۔ جنہوں نے ان کو اعلےٰ درجہ کے مقام سے گرا دیا۔ اور اس بات کی ضرورت محسوس ہوتی شروع ہو گئی۔ کہ کوئی ایسی تفسیر ہونی چاہیئے۔ جو ان قبیل باتوں سے مبرا ہو اور موجودہ زمانے کے تقاضے کو پورا کرنے والی ہو۔

اللہ تعالےٰ کا احسان

اللہ تعالےٰ کا یہ ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایسے زمانہ میں پیدا کیا جبکہ اس نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تجدید دین کے لئے کھڑا کیا۔ اور پھر ہم پر فضل کیا کہ ہمیں ان کے قدموں میں آنے کی سعادت بخشی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید پر اور اسلام پر حملہ کرنے والے غیر مسلموں کا دفاع کیا۔ اور یہ ثابت کر دیا کہ قرآن مجید خدا کی طرف سے نازل کردہ کتاب ہے اور اسلام سچا مذہب ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی خدا تعالےٰ کے سچے رسول ہیں۔ آپ کی ساری عمر اسلام پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دینے میں گزری۔ اور آپ کی یہ خواہش تھی کہ قرآن مجید کی ایک ایسی تفسیر لکھی جائے جو نئے زاویہ نگاہ سے ہو۔ جو پرانی تفسیروں میں پائی جانے والی خرابیوں سے منزہ ہو اور جس کے ذریعہ صداقت اسلام اور صداقت قرآن اور انبیاء کے حالات کو ایسے رنگ میں پیش کیا جائے کہ غیر مذاہب کے لوگوں کو اسلام کے مقابلہ میں شکست تسلیم کئے بغیر چارہ نہ ہو۔ چونکہ آپ اپنی عمر میں اسلام کے دفاع کے لئے جو علمی لڑائی لڑ رہے تھے۔ اس سے آپ کوئی مکمل تفسیر نہ لکھ سکے۔ ہاں قرآن مجید کی مشکل آیات اور وہ آیات جن پر

عہدیداران خدام الاحمدیہ مرکزیہ

برائے سال ۶۴-۱۹۶۳ء

محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے یکم نومبر ۱۹۶۳ء سے مندرجہ ذیل احباب کو عہدیداران مرکزیہ مقرر کیا گیا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ سے توقع ہے کہ وہ ان سے پورا تعاون کریں گی نیز دعا بھی کریں گی کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرزا رفیع احمد صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نام	عہدہ
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	نائب صدر
مرزا لطف الرحمٰن صاحب	معتمد
پروفیسر حمید اللہ صاحب	مہتمم مال
عبد الحکیم صاحب اکمل	مہتمم خدمت خلق
پروفیسر عبد الرشید صاحب غنی	مہتمم وقار عمل
میر محمود احمد صاحب ناصر	مہتمم تربیت
صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب	مہتمم اصلاح و ارشاد
میر داؤد احمد صاحب	مہتمم عمومی
پروفیسر مبارک احمد صاحب	مہتمم صنعت و تجارت
چوہدری محمد اعظم صاحب	مہتمم تحریک جدید و وقف جدید
پروفیسر عبد الشکور صاحب اسلم	مہتمم اشاعت
" رفیق احمد صاحب ثاقب	مہتمم تجنید
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	مہتمم صحت جسمانی
مولوی نور الحق صاحب تنویر	مہتمم تعلیم
" فضل الٰہی صاحب انوری	مہتمم بیرون
" محمد اسمٰعیل صاحب منیر	مہتمم اطفال
چوہدری عبد العزیز صاحب	مہتمم مقامی
سید منیر احمد صاحب باہری	محاسب

مستشرقین اور غیر مسلم لوگ اعتراض کرتے تھے ان کی ایسی تفسیر کی جس سے قرآن مجید پر وارد ہونے والے اعتراضات کا قلع قمع ہوتا تھا۔ اسی طرح سے آپ نے صحیح تفسیر کے اصول بھی بیان کئے لیکن اس کے ساتھ ہی آپ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھا کہ میں چاہتا ہوں کہ تفسیر بھی تیار کرکے اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر ان کے پاس بھیجی جائے (یعنی یورپ) میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۵)

پھر اللہ تعالے نے آپ کو خواب میں اس تفسیر کے متعلق بتایا کہ ایک چوغہ زریں جس پر سنہری کام کیا ہوا ہے مجھے غیب سے دیا گیا ہے ایک چور اس چوغہ کو لے کر بھاگا اس چور کے پیچھے کوئی آدمی بھاگا جس نے چور کو پکڑ لیا اور چوغہ واپس لے لیا۔ بعد اس کے وہ چوغہ ایک کتاب کی شکل میں ہوگیا جس کو تفسیر کبیر کہتے ہیں۔ اور معلوم ہوا کہ چور اس کو اس غرض سے لے کر بھاگا تھا کہ اس تفسیر کو نابود کر دے۔ فرمایا اس کشف کی تعبیر یہ ہے کہ چور سے مراد شیطان ہے اور شیطان چاہتا ہے کہ ہمارے ملفوظات لوگوں کی نظر سے غائب کر دے مگر ایسا نہیں ہوگا اور تفسیر کبیر جو چوغہ کے رنگ میں دکھائی گئی اس کی تعبیر یہ ہے کہ ہمارے لئے موجب عزت اور زینت ہوگی۔ (تذکرہ صفحہ ۶۶۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت

اسلام قیامت تک کے لئے ہے اور اللہ تعالے نے اس کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بتایا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایسے آدمی مبعوث ہوتے رہیں گے جو اسلام میں پیدا ہونیوالی خرابیوں کا قلع قمع کریں گے اور اسلام کو سچا مذہب ثابت کریں گے۔ چونکہ اس زمانہ میں اللہ تعالے نے اس وعدہ کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود بنا کر بھیجا اور آپ نے اسلام کی حفاظت کا کام نہایت ہی احسن طریق سے سرانجام دیا۔ آپ کی دوربین نگاہوں نے دیکھا کہ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ میرے بعد دیگرے ایسے لوگ پیدا ہوں جو اسلام کے تنزل کو ترقی میں بدل دیں اور چونکہ یہ کام ایک دن میں نہیں ہو سکتا تھا بلکہ اس کے لئے لمبا وقت چاہیئے تھا۔ آپ نے اللہ تعالے کے حضور دعا کی کہ وہ آپ کو ایسا لڑکا عطاء کرے جو آپ کا جانشین ہو اور اسلام کی حمایت اور ترقی کا کام کرے چنانچہ اللہ تعالے نے آپ کی یہ دعا قبول کی اور آپکو یہ بشارت دی کہ وہ آپ کو ایک عظیم الشان فرزند عطا کرے گا جو علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور جس کے ذریعہ سے دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا علم لدنی

چنانچہ اس بشارت کے مطابق اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ فرزند دیا جن کا نام بشیر الدین محمود احمد ہے اور جو اس وقت جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ آپ کسی کالج کے پڑھے ہوئے نہیں دنیاوی تعلیم میٹرک تک ہے مگر میٹرک بھی آپ نے پاس نہیں کیا۔ آپ کی صحت بھی شروع سے ہی اچھی نہیں تھی لیکن چونکہ اللہ کے وعدے اور بشارتیں تھیں اس لئے اللہ تعالے نے آپ کو علم لدنی عطا فرمایا۔ چنانچہ آپ نے دنیا کے علماء کو چیلنج عطا فرمایا کہ آپ کو خدا تعالے نے قرآن مجید کے متعلق خاص علم عطا فرمایا ہے اور اگر کوئی شخص اس میں شک کرتا ہو تو اسے چاہیئے کہ وہ آپ کے مقابل پر آکر تفسیر لکھے لیکن اس چیلنج کے قبول کرنے کی کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ آپ نے اپنے عرصہ خلافت میں بے شمار تقریریں اور متعدد کتابیں تصنیف کی ہیں جن کو پڑھ کر آپکے تبحر علمی کا پتہ لگتا ہے لیکن یہ سارا علم آپ کا خداداد تھا۔ اور خدا کا ہی سکھایا ہوا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس تفسیر کے لکھے جانے کی خواہش کی تھی اور جس کے متعلق فرمایا تھا کہ اس کو وہی شخص لکھ سکے گا جو میری شاخ ہے اور مجھ میں داخل ہے اور پھر جس کا نام تفسیر کبیر بتایا گیا تھا یہ خواہش حضور ہی کے ذریعہ سے پوری ہوئی اور اللہ تعالے نے آپ کو یہ توفیق دی کہ وہ ایسی تفسیر قرآن لکھیں جو موجودہ زمانہ کے تقاضا کے مطابق ہو اور اسلام کی صداقت کو ثابت کرنے والی ہو۔ چنانچہ آپ نے یہ تفسیر لکھی جو اس وقت تک بارہ پاروں کی ہے یعنی دسویں پارہ سے بیسویں تک اور تیسویں پارہ کی اور پہلے پارہ کی۔ اور ہم اللہ تعالے سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تفسیر کے باقی حصہ کو بھی پورا کرنے کی بھی حضور کو توفیق دے گا۔ یہ عجیب بات ہے کہ پرانے مفسرین جب تفسیریں لکھتے لکھتے تیسویں پارہ کی تفسیر پر پہنچے تو ان کی حالت ایسی ہوگئی جیسے کسی تھکے ہوئے آدمی کی ہوتی ہے اور وہ بیٹھ جاتا ہے۔ گویا انہوں نے جو کچھ آخری پاروں کی تفسیر میں لکھا ہے وہ بہت ہی مختصر ہے لیکن اللہ تعالے کی یہ عجیب قدرت ہے کہ جو تفسیر حضرت امام جماعت احمدیہ کے ہاتھوں لکھی گئی وہ پہلے سورہ یونس سے سورہ کہف تک ہے اور پھر آخری پارہ کی تفسیر آپ کے ذریعہ لکھی گئی۔ سورہ یونس سے سورہ کہف تک کی تفسیر ایک ہزار صفحہ پر مشتمل ہے اور تیسویں پارہ کی تفسیر دو ہزار صفحات پر مشتمل چار جلدوں میں ہے۔ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:۔

ان من شیئٍ الّا عندنا
خزائنہٗ وما ننزّلہٗ الّا
بقدرٍ معلومٍ۔

یعنی ہر چیز کے خزانے ہمارے پاس ہیں اور جس قدر اور جتنی مقدار میں ہم چاہتے ہیں زمانے میں نازل کر دیتے ہیں چنانچہ پہلے مفسرین کو صرف قرآن مجید کے ابتدائی حصوں کی تفصیلاً تفسیر کی توفیق عطا فرمائی لیکن تیسواں پارہ جو بہت سی پیشگوئیوں پر مشتمل تھا اور جو اس زمانہ میں پوری ہونے والی تھیں ان کی تفسیر کی توفیق سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے کے حصہ میں آئی اور آپ نے ان پیشگوئیوں کو شرح وبسط کے ساتھ لکھ کر اسلام کی صداقت کا ایک اونچا مینار قائم کر دیا ہے جو تمام دنیا کی آنکھوں کو روشنی بخشتا ہے۔ اور خیرہ کرتا ہے۔ علاوہ ازیں حضور نے سورہ کہف سے سورہ عنکبوت تک چار مجلدات میں تفسیر لکھی ہے جو پانچ پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے اسی طرح سے پہلے پارہ کی نو رکوع کی تفسیر اور سورہ بقرہ کی مکمل تفسیر شائع ہو چکی ہے جو ایک ہزار صفحات پر مشتمل ہے۔ الغرض یہ تفسیر گو مکمل نہیں ہوئی لیکن اپنی موجودہ صورت میں بھی "کبیر" ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کشف کو پورا کرنے والی ہے اور آپ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے لئے اور آپ کی جماعت کے لئے اور اسلام کے لئے زینت کا موجب ہے۔

آج ہر طرف سے یہ آواز آرہی ہے کہ مسلمانوں کے مدارس میں قرآن مجید کی تعلیم دی جانی چاہیئے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ان کے پاس کوئی ایسی مستند تفسیر اور ترجمہ ہے جو تعلیمی نصاب میں رکھا جا سکے اور وہ ظاہری اور باطنی خوبیوں سے معمور ہو لیکن ان کی طرف سے جواب نفی میں ملے گا۔ لیکن یاد رکھئے کہ اگر زمانہ کی اس ضرورت کو پورا کیا جا سکتا ہے تو صرف حضرت امام جماعت احمدیہ کی تفسیر صغیر سے جو آپ نے تھوڑا عرصہ ہوا ایک جلد میں لکھی ہے جس میں قرآن مجید کا ترجمہ اور مشکل آیات کی تشریح ہے۔ اور ترجمہ اس طور پر کیا گیا ہے کہ جس سے ہمیں پوری طرح سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ قرآن مجید ہمیں کیا کہتا ہے اور خدا تعالے کا منشاء کیا ہے۔ پس حضرت امام جماعت احمدیہ نے قرآن مجید کی تفسیر صغیر اور تفسیر کبیر لکھ کر زمانہ کے اہم تقاضا کو پورا کیا ہے۔ اور یہ دونوں تفاسیر اس قابل ہیں کہ ہم ان کا مطالعہ کریں۔

(باقی)

شادی کی دو مبارک تقاریب

مورخہ ۱۹ر اکتوبر ۱۹۶۳ء محترم جناب میجر محمد اسماعیل صاحب ایم۔ اے (۲۱۔ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور) کی صاحبزادی عزیزہ عاصمہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ انکا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر شاہ شوکت احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈھاکہ کے ہمراہ چار سال قبل قصر خلافت میں پڑھا تھا۔

مورخہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۳ء کو محترم میجر محمد اسمٰعیل صاحب کے صاحبزادے عزیز زکریا سلمہ کی تقریب شادی ہمراہ عزیزہ آصف جہاں صاحبہ سلمہا بنت کرنل ڈاکٹر شاہ قمر الہدیٰ صاحب عمل میں آئی۔ بارات ۲۰ر اکتوبر کو لاہور سے بہاولپور گئی تھی۔ بارات کے لاہور واپس پہنچنے کے بعد مورخہ ۲۴ر اکتوبر کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں بہت سے احباب شریک ہوئے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالے ان ہر دو رشتوں کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شفقت کے چند واقعات

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے ـــــ ربوہ

اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے ہوئے خطابات و القاب میں اس قدر صداقت مخفی ہوتی ہے کہ اس کو ہر شخص بچشم خود دیکھتا ہے۔ محسوس کر لیتا ہے۔ حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ کی صحبت میں انسان واقعی ایسا محسوس کرتا تھا جس طرح کہ وہ چودھویں رات کی چاندنی سے لطف اندوز ہو رہا ہو۔ اور قلب و جسم میں ایک طراوت و ٹھنڈک محسوس کر رہا ہو۔ آپ کا مشفقانہ سلوک بچوں۔ نوجوانوں اور بوڑھوں سب پر حاوی تھا۔ نہایت ہی مشفقانہ رنگ میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ ہر آن قائم رکھتے تھے۔ چند ذاتی واقعات عرض کرتا ہوں۔

(۱)

خاکسار نے میٹرک میں ۸۵۰ میں سے ۷۱۵ نمبر (۸۴ ½ %) لئے تھے اور یونیورسٹی میں ممتاز پوزیشن حاصل کی تھی مسلمان طلباء میں سے فرسٹ تھا۔ ایف اے کا نتیجہ نکلا تو ۶۰۸/۴۵۰ نمبر (۷۱%) اور انعامی وظیفہ حاصل کیا۔ در اصل یہ نتیجہ بہت افسوسناک تھا کہ میٹرک کے ۸۴ ½ % سے ایف اے میں ۷۱% پر آ گیا۔

جو کوئی مجھ سے ایف اے کے نتیجے کے متعلق سوال کرتا تو میں اپنی شرمندگی کو چھپاتا ہوا یہ کہہ دیتا کہ اچھا نتیجہ ہے۔ انعامی وظیفہ بھی مل گیا ہے اور فرسٹ ڈویژن آئی ہے۔ بہت سے بزرگ اس پر مجھے شاباش دیدیتے ایک دن قادیان میں صبح ۹-۱۰ بجے کے قریب میں بڑے دفتر کے سامنے سے احمدیہ چوک کی طرف جا رہا تھا کہ سامنے سے حضرت میاں صاحب مرحوم مغفور رضی اللہ عنہ آتے ہوئے دکھائی دئے آپ کو دیکھتے ہی مجھے پسینہ آ گیا۔ دل چاہتا تھا کہ کہیں چھپ جاؤں۔ میاں صاحب میرا نتیجہ سن کر کیا کہیں گے؟ قریب آتے ہی خاکسار نے السلام علیکم عرض کرتے ہوئے مصافحہ کیا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے ایف اے کا نتیجہ دریافت فرمایا میں نے وہی جواب دیدیا جو سب کو دیتا تھا۔ مگر یہاں دال نہ گلی۔ حضرت میاں صاحب مسکرائے مگر ایسی مسکراہٹ جس میں ناراضگی بھی مترشح تھی بے تکلفانہ مجھے گردن سے پکڑ لیا اور فرمایا چلو اوپر میرے دفتر میں۔ دفتر میں جا کر دریافت فرمایا کہ کیا تم اپنے نتیجہ پر خوش ہو؟ تم تو آسمان سے زمین پر گرے ہو۔ مومن کا قدم تو ترقی کی طرف اٹھتا ہے۔ پہلے کی نسبت خواہ ۱% ہی ترقی ہوتی۔ مگر ہونی ترقی چاہیئے تھی۔ خاکسار بت بنا سامنے کھڑا تھا میرے پاس کوئی جواب نہ

تھا حضرت میاں صاحب نہایت ہی پُر شفقت و محبت آمیز لہجے میں تنبیہہ فرما رہے تھے اور آپ کی وہ محبت آج بھی میرے تصور میں قائم و دائم ہے۔

(۲)

اغلباً ۱۹۴۳ء کا واقعہ ہے۔ حضرت ام طاہر مرحومہ رضی اللہ عنہا کی زندگی کے آخری ایام تھے۔ ابھی آپ کو لاہور نہیں لے جایا گیا تھا ایک رات خاکسار بھی وہاں آن ڈیوٹی تھا۔ رات کے ایک یا دو بج چکے تھے۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مریضہ کی حالت کی رپورٹ بھجوائی جاتی تھی اس وقت خاکسار کے منہ سے سادگی سے بعض الفاظ ایسے نکل گئے جنہیں ڈاکٹر صاحب نے (جو زیر علاج معالجہ کے سلسلہ میں آن ڈیوٹی تھے) گستاخی پر محمول کیا۔ حضرت میاں صاحب مرحوم و مغفور رضی اللہ عنہ بھی حضرت ام طاہر رضی اللہ عنہا کے بالائی صحن میں ٹہل رہے تھے۔

تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ حضرت میاں صاحب میرے پاس آئے اور پوچھا کہ تم نے ڈاکٹر صاحب کو کیا کہا تھا۔ خاکسار نے سارا واقعہ عرض کر دیا۔ فرمایا ڈاکٹر صاحب ناراض ہو گئے ہیں وہ دیکھو انہوں نے وہ سامنے رقعہ لکھا ہے جس میں حضور کی خدمت میں تمہاری شکایت کی ہے تم فوراً میرے سامنے ڈاکٹر صاحب کو پکڑ لو اور معافی مانگ لو۔ میں سفارش کرونگا میرے ہوش اڑ گئے کہ کہیں حضور کے پاس میری شکایت نہ ہو جائے۔ فوراً بصد منت محترم ڈاکٹر صاحب سے معافی مانگی۔ حضرت میاں صاحب نے سفارش کی اور آخر ڈاکٹر صاحب کو معافی دینے پر آمادہ کر لیا اور وہ رقعہ ان سے لے لیا۔

تب کہیں مجھے چین کا سانس آیا اور ساتھ ہی حضرت میاں صاحب کے اس احسان کا دل پر خاص اثر ہوا کہ کس طرح خود دخل دیکر مجھے حضور کی ناراضگی سے بچا لیا۔

(۳)

قادیان کے زمانے کا ذکر ہے اسمبلی کے الیکشن کا موقعہ تھا۔ الیکشن کے سلسلے میں قادیان میں لوکل کا جو انتظام جس کارکن کے سپرد تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی پر خوش نہ ہوئے بلکہ ناراضگی کا اظہار کیا۔

اگلے روز ایک مجلس میں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کے پاس خاکسار بیٹھا تھا۔ الیکشن کے سلسلے میں ہی باتیں ہو رہی تھیں۔ میرے منہ سے کچھ اس قسم کے الفاظ نکلے کہ واقعی فلاں صاحب کی سستی یا غفلت کی وجہ سے کافی نقصان ہوا۔ حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا۔ اور فرمایا ان کی جگہ اگر آپ ہوتے تو کیا وہ سب کچھ کر لیتے جو حضور چاہتے ہیں؟

پھر مشفقانہ لہجے میں نصیحت فرمائی کہ امام وقت کا حق ہوتا ہے کہ وہ ہماری کسی سستی و غفلت پر تنبیہہ کرے۔ لیکن ہر کس و ناکس کا حق نہیں کہ وہ حرف گیری کرے بلکہ اپنی فکر کرنی چاہیئے کہ میں نے کیا کیا ہے

اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں صاحب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا موقعہ بھی ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے اور جب کبھی آپ میں جلالی کیفیت بھی پیدا ہوتی وہ بھی جمالی کا رنگ لئے ہوئے ہوتی۔

(۴)

ایک دفعہ خاکسار نے اپنی قیادت خدام الاحمدیہ۔ ربوہ کے زمانے میں بزم حسن بیان کے ماتحت مسجد مبارک میں ”خوابوں کی حقیقت“ کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کا اخبار میں بھی ذکر ہوا۔

دوسرے دن حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ ایک جنازے کے ہمراہ بہشتی مقبرہ تشریف لے جا رہے تھے۔ خاکسار بھی ساتھ تھا۔ فرمایا آپ نے اپنی تقریر میں یہ تین پوائنٹ تو ضرور بیان کئے ہوں گے۔ مجھے یاد ہے کہ دماغی خوابوں کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ان میں سے بعض خوابیں لاشعور میں چھپے ہوئے جذبات و احساسات کے ماتحت ہوتی ہیں اور کچھ عام طبعی جسمانی حالتوں کے ماتحت ہوتی ہیں۔ اور وہ امکان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں ذکر ہے اس طرح حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے بعض ایسی باتوں کا بھی ذکر کیا جن کا میں نے اپنی تقریر میں ذکر نہیں کیا تھا

اس سے ظاہر ہے کہ حضرت میاں صاحب کو کس طرح جماعت کے نوجوانوں کی علمی تربیت کا بھی خیال رہتا اور علمی رہنمائی کرنے کے لئے بھی کوئی موقعہ خالی نہ جانے دیتے تھے۔

(۵)

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اکثر درخواست دعا کے خطوط لکھے جاتے تھے۔ ہر خط کا جواب آنمکرم کی طرف سے باقاعدہ وصول ہوتا۔ ایک موقعہ پر خاکسار نے آپ کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے پے در پے خط لکھے۔ تو جواب میں تحریر فرمایا:

”آپ کا خط موصول ہوا۔ میں تو آپ کے ہر خط کا جواب دیتا رہا ہوں مگر آپ کے کسی خط میں بھی میرے خط کی رسیدگی کا ذکر نہیں ہوتا۔ معلوم نہیں کہ آپ کو میرا جواب پہنچتا رہا ہے یا نہیں۔ بہرحال دعا کی ہے اور کرتا ہوں۔ ۔ ۔ ۔ آپ گھبرائیں نہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کی طرف دھیان رکھیں البتہ ظاہری اسباب کے ماتحت جو کوشش بھی ممکن ہو اس کی طرف سے غافل نہ ہوں“

(۶)

گذشتہ سال خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دو خوابیں دیکھیں۔ دونوں خوابیں میں نے حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لکھ بھیجیں حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے اپنے جوابی خط میں دونوں خوابوں کی تعبیر بیان فرمائی ان میں سے ایک کے متعلق آپ نے لکھا:

”دوسرا خواب اپنے ظاہری منظر کے لحاظ سے بہت مبشر ہے۔ ایک تو آپ کا اپنا نام بشارت الرحمٰن ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نام پر تعبیر فرمایا کرتے تھے۔ دوسرے بارش کا نظارہ دیکھنا بھی مبارک ہے کیونکہ بارش خدا کی رحمت ہوتی ہے۔ تیسرے حضور کو بچوں کی طرح گود میں اٹھانا بھی مبارک ہے کیونکہ اس میں ایک تو حضور کی معصومیت کی طرف اشارہ ہے اور دوسرے حفاظت میں ہونے کا اشارہ ہے

چوتھے یہ نظارہ دار الرحمت میں دیکھنا مبارک ہے کیونکہ اس سے مراد خدائی رحمت کا گھر ہے پس بظاہر تو بشارت ہی بشارت ہے مگر حقیقی تعبیر خدا جانتا ہے۔ خوابوں کا معاملہ بعض اوقات بڑا پیچیدہ ہوتا ہے۔“

حضرت میاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد کے سلسلہ میں یہ چند واقعات لکھے گئے ہیں۔ لیکن حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ کی محبت و شفقت کا ہر شخص کو جو احساس ہوتا تھا اس کو لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ یہ امر تجربہ سے ہی تعلق رکھتا ہے۔ بلاشبہ آپ انبیاء علیہم السلام کے اخلاق کریمہ و اوصاف حمیدہ خصوصاً صفات جمالی کے حامل تھے اور اپنی اخلاق کی ٹھنڈی چاندنی بکھیرتے ہوئے اس دار فانی سے اپنے رفیق اعلیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

ماریشس سے تشریف لانے والی دو احمدی خواتین کے اعزاز میں عصرانہ

۵ نومبر کی شام کو ماریشس سے تشریف لانے والی دو معزز مخلص احمدی خواتین کے اعزاز میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ایک عصرانہ دیا ان میں سے ایک ماریشش کی لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری اور دوسری وہاں کی لجنہ کی سرگرم ممبر ہیں مشروبات کے بعد تلاوت قرآن مجید ہوئی جو کہ محترمہ سراج بی صاحبہ نے کی اس کے بعد محترمہ امتہ العزیز ادریس صاحبہ نے انگریزی میں ایڈریس پڑھا۔

ایڈریس میں معزز مہمانوں کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے خوش آمدید کہنے کے بعد اس بات پر اظہار خوشی کیا گیا ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم الشان پیشگوئی کو جو اس نے اپنے مسیح موعود علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے ہوئے دیکھ رہی ہیں اور ہماری یہ معزز مہمان ماریشس میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم میں منسلک ہو کر احمدیت اور اسلام کی اہم خدمات انجام دے رہی ہیں لجنہ ماریشس اپنے ملک میں احمدی خواتین کی تعلیم و تربیت اور غیروں میں احمدیت کی تبلیغ کا اچھا کام کر رہی ہے۔

ایڈریس کے جواب میں مسز ناصر احمد سوکیہ صاحبہ نے فرمایا خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اس نے میری اس دیرینہ خواہش کو پورا کیا کہ میں نے اپنے مقدس مرکز قادیان اور پھر ربوہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ اپریل میں اپنے محترم شوہر اور دو بچوں کے ساتھ ماریشس سے روانہ ہوتی دار السلام ممباسہ ہوتے ہوئے ہم انگلینڈ پہنچے وہاں ۲½ ماہ کے قیام کے بعد فرانس سپین ہوتے ہوئے ہندوستان پہنچے۔ ہندوستان میں ہی ہمیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی وفات کی روح فرسا خبر پہنچی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس کے بعد قادیان ہوتے ہوئے ربوہ پہنچے۔ اس سفر کے دوران میں ہم نے دنیا کے قریباً ایک تہائی حصہ کی سیر کی ہے۔ جماعت کے مختلف مشن ہم نے دیکھے۔ ہر جگہ کے احمدیوں کو ہم نے اپنے اپنے رنگ میں احمدیت کی خدمت اور تبلیغ کرتے ہوئے پایا۔ لندن کے دوران قیام میں ہم نے جمعہ کی سب نمازیں مسجد میں ادا کیں اور مختلف احمدی خواتین سے دوستانہ تعلقات قائم کئے۔ جن میں سے ایک ڈچ احمدی بہن اور ایک سکنڈے نیوین احمدی بہن قابل ذکر ہیں۔ لندن میں ہم نے ایک انگریز عورت کو مشنری انچارج کے ذریعہ اسلام قبول کرتے ہوئے بھی دیکھا۔ وہ خوش بیانی سے باہر ہے جو ایک یورپین کو اسلام قبول کرتے دیکھ کر ہمیں ہوئی۔

اس سفر کے دوران روحانی طور پر سب سے زیادہ جن مقامات کو دیکھ کر ہمیں خوشی ہوئی وہ قادیان اور ربوہ ہیں۔ قادیان میں بیت الدعا میں اکثر نمازیں پڑھنے کا موقعہ ملا۔ فالحمد للہ۔ میری بڑی آرزو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تھی سو وہ بھی ربوہ میں خدا تعالیٰ نے پوری کی۔ پھر تمام احمدی بہنوں سے یہاں ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے ہمیں ہر طرح سے آرام پہنچایا اور ہمارا خیال رکھا یہاں کے روحانی ماحول میں لد کر ہمارے ایمانوں کو تقویت پہنچی۔ اور بہت سی نئی باتیں ہم نے یہاں سے سیکھیں۔ جنہیں ہم واپس جا کر اپنے ملک کی لجنہ میں بھی پیش کریں گے۔ آپ سب کا خلوص اور حقیقی اخوت کا جذبہ ہمیں ہمیشہ یاد رہے گا۔

مسز محمود سلطان صاحبہ نے بھی لجنہ مرکزیہ کا شکریہ ادا کیا۔ جس نے ان کے اعزاز میں یہ تقریب پیدا کی۔ آپ نے اس امر پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے دنیا کے مختلف ممالک میں مختلف قوموں کی احمدی خواتین سے ملاقات کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اور یہ کہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے احمدیت کو مختلف ملکوں میں پھیلتے ہوئے دیکھا ہے۔ آخر میں انہوں نے اپنے واپسی سفر کے لئے دعا کی درخواست کی کہ خدا تعالیٰ ان کو اپنے بچوں اور شوہر سمیت خیریت سے اپنے وطن پہنچائے"۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سوکیہ خاندان ماریشس کا ایک مخلص احمدی خاندان ہے اور احمدیت کی تبلیغ میں پیش پیش ہے۔ اس خاندان کی ایک خاتون مسز عائشہ نادیہ سوکیہ ماریشس میں ایک ماہوار رسالہ "The Crescent" (Le Croissant) فرانسیسی زبان میں نکالتی ہیں۔ اس رسالہ کے ذریعہ فرانسیسی بولنے والے لوگوں میں احمدیت و اسلام کا پیغام پھیلایا جاتا ہے۔ اس رسالہ کے تمام اخراجات یہ خاندان خود ہی برداشت کرتا ہے۔

دعا کے بعد یہ محفل برخاست ہوئی۔ ۱۰ تاریخ کو یہ معزز مہمان واپس اپنے ملک روانہ ہو رہی ہیں۔ ان کے بخیریت منزل مقصود پر پہنچنے کے لئے درخواست دعا ہے

(سیکرٹری اشاعت لجنہ مرکزیہ)

سیدی حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی وفات

تعزیتی قراردادیں

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی المناک رحلت کو جماعت احمدیہ کے تمام طبقوں اور جماعتوں نے انتہائی شدت کے ساتھ محسوس کیا ہے کہ ابھی تک مختلف جماعتوں اور اداروں کی طرف سے دلی غم و اندوہ کے اظہار پر مشتمل تعزیتی قراردادوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان قراردادوں کی تفصیل تو عدم گنجائش کی وجہ سے شائع نہیں کی جا سکتی۔ اسلئے ان جماعتوں اور اداروں کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کی طرف سے تعزیتی قراردادیں موصول ہو چکی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ سکندر آباد (انڈیا)۔ جماعت احمدیہ چک ۲۲۵ چچکانہ ضلع جھنگ زعما مجالس انصار اللہ ضلع منٹگمری جماعت احمدیہ گوجرہ ضلع لائلپور۔ جماعت احمدیہ گیمن میکنس کمپنی سکی نوالہ ضلع سرگودھا۔ جماعت احمدیہ نیاز نگر براستہ کوداں ضلع منٹگمری جماعت احمدیہ چک ۱۰۷ ر.ب ضلع لائلپور۔ جماعت احمدیہ چک ۱۶۶ مراد محمود آباد ضلع بہاولنگر۔ جماعت احمدیہ کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ چک ۱۲۲/۵۰ ضلع منٹگمری۔ مجلس خدام الاحمدیہ واہ کینٹ۔ جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر۔ ضلع جھنگ۔

"اصحاب احمدؑ" - مبارک کام

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں "اللہ تعالیٰ آپ کے کام اور محنت اور ارادوں میں برکت دے اور یہ مبارک کام (تالیفات اصحاب احمدؑ) اس کی نصرت سے احسن طور پر آپ کے ہاتھوں سے انجام کو پہنچے اور ہمیشہ ہمیش کے لئے دنیا کے لئے بابرکت اور آپ کے لئے ثواب خیر کا موجب ہو۔ آمین۔

(ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

درخواست ہائے دعا

۱- میرا اکلوتا بیٹا محمد اسلام الدین ۱½ دن سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(شیخ نذیر احمد سابقہ ٹھولری اہل شیخوپورہ احمدی)

۲- میں نے کراچی بورڈ سے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب جماعت میرے لئے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کریں۔ (امتہ الحلیم لقا پوری)

۳- میرے بھانجے عزیزم ملک امتیاز احمد ساکن ٹلہاڑ سندھ تقریباً چھ ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک بشیر احمد ٹنڈو محمد خان (سندھ))

۴- بندہ کو شمائی سین انجکشن غلط لگنے کی وجہ سے اور بندہ کی اہلیہ نیز عزیزم منور احمد مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے ہم سب کو شفاء عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرما دے۔ (حکیم صوفی دین محمد۔ احمدیہ دار الشفاء۔ گوجرانوالہ)

۵- عزیزم رفیق احمد ابن مولوی عبد اللطیف صاحب پر بھی جو خاکسار کا نواسہ ہے گھانا میں بعارضہ ٹائیفائیڈ دو ہفتہ سے سخت علیل ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری)

۶- میرے والد صاحب چھ ماہ سے دماغی عارضہ میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد طاہر ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بخش خان)

۷- ایک غیر احمدی دوست علی کوثر نقوی نے اس سال ایک امتحان دیا ہے۔ احباب دعا کریں کہ خداوند کریم اسے کامیاب کریں۔ (رزا ہارون علی ڈرگ روڈ کراچی)

۸- میرے نانا جان مکرم حکیم محمد دین صاحب ڈنڈ پور کھرڑیال ضلع سیالکوٹ میں سخت بیمار ہیں بزرگان سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے (لطف الرحمن خان واقف جدید ربوہ)

۹- میرے والد صاحب کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے (حکیم عطاء الرحمن معلم وقف جدید)

۱۰- میری لڑکی حمیدہ بیگم پانچ ماہ سے سرگودھا کے ٹی۔ بی ہسپتال میں داخل ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین (محمد شفیع آف راولپنڈی)

۱۱- برادرم خیر الدین صاحب (بدوملہی) عرصہ دراز سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (سید اسلام خان ربوہ)

معاصرین سے

طلبہ سے چند باتیں

ڈاکٹر عبدالسلام خورشید شعبہ صحافت پنجاب یونیورسٹی

ان دنوں طلبہ کے احتجاجی مظاہروں سے جو افسوسناک صورت حال پیدا ہو رہی ہے وہ ایک عظیم المیہ سے کم نہیں ہے طلبہ کے احتجاج کا اصولی پہلو صرف ایک ہے اور وہ ہے یونیورسٹی آرڈیننس کا مسئلہ طلبہ کی بعض جماعتیں وقتاً فوقتاً مطالبہ کرتی رہی ہیں۔ کہ اس آرڈیننس کو منسوخ کیا جائے۔ یا اس میں مناسب ترامیم کی جائیں اور سچ پوچھئے۔ تو اس مسئلے پر کوئی اختلاف موجود نہیں۔ کہ آرڈیننس میں کچھ تبدیلیاں کر دی جائیں۔ حکومت مغربی پاکستان کی طرف سے بہت پہلے اعلان ہو چکا ہے کہ ہم ترامیم کرنے پر آمادہ ہیں وزیر تعلیم بیگم محمودہ سلیم نے دوبارہ کہا ہے کہ حکومت پنجاب یونیورسٹی آرڈیننس میں ترامیم کرنے پر آمادگی کا اظہار کر چکی ہے اب یہ دیکھنا ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے ارباب بست وکشاد کا نظریہ کیا ہے۔

جب کبھی طلبہ کا کوئی وفد اس سلسلہ میں وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خاں سے ملا۔ انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے اور روایتی شفقت سے کام لیتے ہوئے طلبہ کو یقین دلایا کہ ان کا مطالبہ حکومت تک پہنچا دیا جائے گا۔ اور انہوں نے اپنا وعدہ پورا بھی کر دیا۔ لیکن آرڈیننس میں ترامیم کا مسئلہ اتنا آسان نہیں۔ کہ اس پر فوراً عمل ہو سکے اس قسم کے آرڈیننس مغربی پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں میں نافذ ہیں۔ اور ترامیم کے مسئلے پر سوچنے کے لئے تمام یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں میں مشاورت ضروری ہے۔ اور ظاہر ہے اس میں کچھ وقت لگے گا۔

اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا ترامیم میں تاخیر کی وجہ سے طلبہ کو کوئی ایسا صدمہ پہنچا جس کا تعلق آرڈیننس سے ہو یا ہے اس سلسلے میں وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خاں نے فرمایا ہے کہ "میں طبعاً جمہوریت پسند ہوں۔ میں نے کبھی کسی کے خلاف یونیورسٹی آرڈیننس استعمال کرنے کے بارے میں نہیں سوچا۔ اور نہ میں آئندہ ایسا کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں"۔

گویا جہاں تک پنجاب یونیورسٹی کا تعلق ہے۔ یونیورسٹی آرڈیننس عملاً معطل ہے۔ اور اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس وقت تک یونیورسٹی آرڈیننس سے طلبہ کو کوئی نقصان پہنچا ہے نہ پہنچنے کا امکان ہے؟ اور اصولی لحاظ سے حالیہ ہنگاموں سے پیشتر ہی طلبہ کو اپنے موقف میں اخلاقی فتح حاصل ہو چکی تھی۔

ایسے میں طلبہ کا فرض یہی تھا کہ وہ اپنی حدود کے اندر رہتے ہوئے آرڈیننس میں ترامیم کے مطالبے پر زور دیتے رہتے اور اس سے آگے نہ بڑھتے۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اس طرح اپنے موقف کو خود کمزور کر لیا ہے۔

طلبہ میں بے چینی کے اور بھی اسباب ہیں مثلاً انہیں شعبۂ امتحانات سے شکایتیں رہی ہیں یونیورسٹی کے نظم ونسق کے بعض پہلوؤں پر اعتراض رہے ہیں۔ ممکن ہے اساتذہ سے بھی کچھ جائز شکوے رہے ہوں ان سب مسائل کے فوری حل کے لئے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خاں نے ایک ایسی رسم کا آغاز کیا۔ جو اس سے پہلے کم از کم پنجاب یونیورسٹی میں رائج نہیں تھی۔ انہوں نے طلبہ کو دعوت عام دی کہ وہ اپنی اپنی مشکلات براہ راست ان کے سامنے پیش کریں۔ اور اس سلسلے میں انہوں نے ہفتے میں دو مرتبہ ایک ایک گھنٹہ اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ کہ شکائتیں سنی جائیں۔ بے شمار طلبہ نے اس رسم سے فائدہ اٹھایا۔ اور ان کی کئی مشکلات دور ہو گئیں۔ اور تکلیف کے باوجود یہ رسم جاری رکھی گئی یہ انتہائی رنج کا مقام ہے کہ وائس چانسلر کے اس اقدام کی بھی قدر نہ کی گئی۔

حالیہ ہنگاموں کی فوری وجہ شعبہ سیاسیات کے ایک طالب علم کا اخراج بتائی جاتی ہے اس مسئلے پر بھی ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے۔ یہ طالب علم دس سال پہلے اسلامیہ کالج سے خارج ہوئے انہوں نے پہلے اکنامکس کا ایم۔ اے کیا۔ پھر شعبہ اسلامیات کے طالب علم بنے ایک سال بعد دل اچاٹ ہوا تو شعبہ سیاسیات میں آ گئے اور معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے تعلیم کو پیشہ بنا لیا ہے اگر کوئی شخص حصول تعلیم کی غرض سے ساری زندگی مختلف موضوعات میں ایم اے پاس کرنے میں گزار دے تو اس میں کبھی کوئی مضائقہ نہیں۔ ممکن ہے ان کے پاس آمدنی کے مستقل ذرائع موجود ہوں اور وہ تلاش علم کو تلاش روزگار پر ترجیح دیتے ہوں۔ لیکن تلاش علم تو ایک مقدس فریضہ ہے اور اس فریضے کے کچھ تقاضے بھی ہیں اگر انہیں پورا نہ کیا جائے تو لامحالہ نیتوں کے بارے میں شبہ پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال نیتوں کا حال تو اللہ تعالےٰ جانتا ہے۔ اس دنیا میں تو ہم لوگوں کے کردار کو ان کے عمل سے جانتے ہیں ان صاحب نے یونیورسٹی کے خلاف وقتاً فوقتاً کئی بیان دیے جو اصولاً نظم وضبط کے منافی تھے لیکن

یونیورسٹی کے ارباب نے پھر بھی تعرض نہ کیا اس کے بعد انہوں نے یونیورسٹی سٹوڈنٹس یونین کے انتخابی معاملات کے سلسلے میں بغیر کسی ثبوت کے "جعلسازی" کا بہتان تراشا وائس چانسلر نے طلبہ کو نعرہ زنی سے روکا تو اسے "شرارت" سے تعبیر کیا۔ جب انہیں کہا گیا کہ یہ طرز عمل طالب علم کی شان کے شایان نہیں تو انہوں نے "جعل سازی" کا الزام تو واپس لے لیا۔ لیکن "شرارت" کے الزام کو باقی رکھا۔ اگر ہر طالب علم کو بہتان تراشی کے لئے اذن عام دے دیا جائے۔ تو آپ ہی کہیئے کہ تعلیمی اداروں کا کام کیسے چل سکتا ہے

چنانچہ ان کے اپنے شعبے (سیاسیات) نے ان کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جس میں صدر شعبہ پرنسپل دلاور حسین اور دو پروفیسر شامل تھے۔ اس کمیٹی نے انہیں یونیورسٹی سے خارج کر دیا

فرض کیجئے کہ کمیٹی نے غلطی کا ارتکاب کیا ایسے میں صحیح طریق کار یہ تھا۔ کہ یہ صاحب وائس چانسلر کی خدمت میں عرضداشت پیش کرتے۔ سنڈیکیٹ سے اپیل کرتے۔ چانسلر سے نظرثانی کی درخواست کرتے۔ گویا دادرسی کے لئے بے شمار دروازے کھلے تھے لیکن انہوں نے عرضداشت کی بجائے ہنگامہ خیزی کو شعار بنایا۔ اور نتیجہ وہ ہے جو آج ہم دیکھ رہے ہیں۔

اگر ہڑتال ہی منظور تھی تو طلبہ کا فرض تھا کہ اس کے اخلاقی تقاضوں کو پیش نظر رکھتے۔ مگر ان میں سے بعض نے اپنے ہمدرد اور شفیق وائس چانسلر کے کمرے میں گھس کر فرنیچر توڑا اور انہیں ڈرانے دھمکانے کی کوشش کی۔ گویا جو شخص طلبا کا سب سے زیادہ خیرخواہ اور سب سے بڑا دوست تھا۔ اس سے بدسلوکی میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ اور وائس چانسلر کے صبر کی بھی داد دیجئے۔ اس تمام اشتعال انگیزی کے باوجود وہ مصر تھے کہ پولیس یونیورسٹی کی حدود میں داخل نہ ہو۔ اس واقعہ کی مثال ہماری تعلیمی تاریخ میں کہیں نہیں ملتی۔ کاش

ہمارے طلبا سوچتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ کاش انہیں احساس ہوتا کہ تعلیمی مسائل دہشت انگیزی سے حل نہیں ہوا کرتے۔ اس کا طریق کار یہی ہے کہ نظم وضبط کو برقرار رکھتے ہوئے استاد اور شاگرد کے درمیان رکھ رکھاؤ کو باقی رکھتے ہوئے باہمی افہام وتفہیم سے کام لیا جائے۔

(امروز ۹ر نومبر ۱۹۶۳ء)

اعلانات نکاح

(۱) عزیزہ ریحانہ بنت مکرم محمد عیسیٰ افغان صاحب مارٹن روڈ کراچی کے نکاح کا اعلان مورخہ ۲۵ر اکتوبر بروز جمعہ قبل از نماز جمعہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سابق مبلغ سماٹرا مربی سلسلہ احمدیہ کراچی نے ہمراہ سیف اللہ خان صاحب ابن چوہدری محمد علی خان صاحب مرحوم (امیر جماعت احمدیہ شرد عہ ضلع ہوشیارپور) بعوض مبلغ چھ ہزار روپیہ فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے

خاکسار: حمید ناصر زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی

(۲) میری بیٹی امۃ الحفیظ رشیدہ بی۔ اے سٹوڈنٹ بی۔ ایڈ کا نکاح ہمراہ ایس۔ اے۔ سی رجب علی قمر پاکستان ایئرفورس سرگودھا ابن چوہدری بڈھے خان صاحب نمبردار چک ۵۶۳ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور بعد نماز مغرب مورخہ ۸/۱۱/۶۳ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھایا۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ اعلیٰ ثمرات سے نوازے

خاکسار محمد ابراہیم خان نیشنر محلہ دارالعلوم غربی ربوہ

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ربوہ کا مشہور نسخہ
نورکاجل رجسٹرڈ
آنکھوں کے لئے معیاری زینت اور مفید ترین دوا ہے۔
بچوں اور عورتوں کے لئے خصوصاً مفید ہے
ہمیشہ اپنے گھروں میں رکھیں۔
قیمت ... روپیہ
تیار کردہ: خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ

قبر کے عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

• سکھر ۱۱ نومبر۔ صوبائی وزیر مالیات شیخ مسعود صادق نے کل یہاں بتایا کہ حکومت جماعت اسلامی پر پابندی لگانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ تاہم اگر جماعت اسلامی نے قانون کی حدود سے تجاوز کیا اور اس کی سرگرمیاں قومی مفاد کے لئے نقصان دہ ثابت ہوئیں تو حکومت اس کے خلاف کوئی قدم اٹھانے پر مجبور ہو جائے گی۔ آپ نے کہا میرے پاس اس امر کا سرکاری اور غیر سرکاری ثبوت موجود ہے کہ لاہور اور سابق پنجاب میں طلبہ کے حالیہ ہنگاموں میں جماعت کا ہاتھ تھا۔ ایک اور سوال کے جواب میں شیخ صاحب نے کہا حکومت جماعت اسلامی کی سرگرمیوں کی تحقیقات کے لئے ٹریبونل مقرر کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی البتہ اگر کبھی اس کی ضرورت محسوس ہوئی تو ٹریبونل ضرور مقرر کیا جائے گا۔

• پشاور ۱۱ نومبر۔ وزیر امور داخلہ و امور کشمیر خان حبیب اللہ خان نے بھارت کو خبردار کیا ہے کہ اگر اس نے کشمیر میں کوئی اور جارحانہ کارروائی کی تو اس سے عالمی جنگ چھڑ جائے گی آپ نے متنبہ کیا کہ کشمیر کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ اگر ہم پر جنگ ٹھونس دی گئی تو یہ ایک مقامی معاملہ نہ رہے گا۔

خان حبیب خاں کل شام یہاں پہنچنے پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے اخباری نمائندوں نے آپ کی توجہ جموں و کشمیر میں جنگ بندی لائن کے ساتھ بھارتی فوجوں کے زبردست اجتماع کی طرف دلائی تو آپ نے کہا کہ پاکستان ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار رہے۔ طلباء کے ہنگاموں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر امور داخلہ نے اس امر کا زبردست شبہ ظاہر کیا کہ ان میں بعض سیاسی گروپوں کا ہاتھ ہے۔ آپ نے کہا بعض سیاسی گروپ اپنے ارکان کے ذریعے طلباء کو کلاسوں سے غیر حاضر رہنے اور جلوس نکالنے پر اکساتے ہیں۔

• سکھر ۱۱ نومبر۔ صوبائی وزیر مالیات شیخ مسعود صادق نے کہا ہے کہ طلباء پاکستان کے مستقبل کے لیڈر ہیں اس لئے ہم ان کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آسکتے۔ میں نے کبھی اپنے بچوں کے ساتھ بھی سختی نہیں کی۔ شیخ صاحب نے بتایا کہ طلباء کو کسی پارٹی اور افراد نے گمراہ کر دیا ہے۔ شیخ صاحب نے بتایا کہ مغربی پاکستان کے طلباء اب قانون کا احترام کرنے لگے ہیں جب طلبہ کے مشتعل جذبات ذرا ٹھنڈے ہو جائیں گے تو ہم طلباء سے ان کے مسائل پر ضرور تبادلہ خیالات کریں گے۔ ہم ان کے مطالبات پر ہمدردی سے غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے کہا مغربی پاکستان میں قانون کا احترام بہر قیمت کیا جانا چاہیئے۔ حکومت کسی دھمکی یا دباؤ سے مرعوب نہیں ہو گی۔

• راولپنڈی ۱۱ نومبر۔ امریکی کمانڈر جنرل پال ڈی ایڈمز نے کل رات صدر ایوب خاں سے ایوان صدر میں ملاقات کی۔ آپ افریقہ، مشرق وسطیٰ اور جنوب مشرقی ایشیاء میں امریکی افواج کے کمانڈر ہیں جنرل ایڈمز کل شام ساڑھے چھ بجے یہاں پہنچے تھے اور صدر ایوب سے ملاقات کرنے کے بعد رات کو ہی کراچی واپس چلے گئے۔ خیال ہے کہ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دونوں ملکوں کے تعلقات کو دوبارہ بہتر بنانے کے سلسلے میں جو مذاکرات ہو رہے ہیں جنرل ایڈمز اسی سلسلہ میں آئے ہیں۔ یاد رہے کہ پاکستان کے وزیر امور خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ستمبر میں امریکہ گئے تھے۔ آپ نے امریکی حکام سے تبادلہ خیالات کے علاوہ صدر کینیڈی سے بھی ملاقات کی تھی جس کے بعد اعلان کیا گیا تھا کہ جنرل میکسویل ٹیلر عنقریب راولپنڈی آکر پاکستانی حکام سے مزید مذاکرات کریں گے مگر اچانک ان کا دورہ منسوخ کر دیا گیا۔

• ٹوکیو ۱۱ نومبر چین کی وزارت خارجہ کے اعلان کے مطابق وزیر خارجہ مسٹر چن یی چین اور افغانستان کے درمیان ہونے والے سرحدی معاہدے پر دستخط کریں گے۔ معاہدہ کی تفاصیل معلوم نہیں ہو سکیں تاہم نیو چائنا خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ معاہدہ پر دستخط ہونے کے فوراً بعد عملدرآمد ہو گا۔ واضح رہے کہ پامیر کے علاقہ میں دونوں ملکوں کی چھ میل سرحد مشترک ہے۔

فوری ضرورت ہے

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

فضل عمر ہسپتال میں ڈاکٹر کی ایک آسامی خالی ہے جس کے لئے میڈیکل گریجوایٹ ہونا ضروری ہے۔ اس اسامی کا گریڈ ۲۰۰-۱۲½-۳۴۰/۱۰-۲۴۰ ہو گا۔ امید ہے احمدی ڈاکٹرز اس کی طرف فوری توجہ فرماویں گے اور سلسلہ کے اس اہم ادارہ کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں گے۔

مرزا منور احمد

چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ

• پیکنگ ۱۱ نومبر۔ کمیونسٹ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو۔ این لائی دسمبر کے پہلے ہفتہ میں مصر کے دورے پر جائیں گے۔

• نیویارک ۱۱ نومبر۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مندوب ملک قاسم نے کہا ہے کہ آخری بات کی کیا ضمانت ہے کہ امریکہ جو اسلحہ ہندوستان کو فراہم کر رہا ہے اس کے استعمال کے متعلق ہندوستان امریکہ سے اجازت حاصل کرے گا جبکہ ہندوستان نے امریکہ کو مغربی اسلحہ کا معائنہ کرنے کی اجازت تک دینے سے انکار کر دیا ہے۔

ملک قاسم نے ریڈیو پر ایک انٹرویو دیتے ہوئے امریکہ کو خبردار کیا کہ ایسی مثالیں موجود ہیں کہ امریکہ نے جن ملکوں کو اسلحہ فراہم کیا انہوں نے وہی اسلحہ امریکہ کے خلاف استعمال کیا

• لائلپور ۱۱ نومبر۔ مغربی پاکستان کے زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے اعلان کیا ہے کہ لائلپور یونیورسٹی ۱۱ نومبر سے سات روز کے بعد بند رہے گی۔ وائس چانسلر نے کہا ہے کہ نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے قبل ایک ہفتہ کی جو چھٹیاں ہوا کرتی ہیں وہ اس سال گیارہ نومبر سے شروع ہوں گی۔

• جاکرتہ ۱۱ نومبر۔ انڈونیشی فوجوں کے چیف آف سٹاف جنرل عبدالحارث ناسوشین بدھ کو ماسکو، واشنگٹن، بلغراد اور پیرس کے دورہ پر روانہ ہو رہے ہیں۔

• کراچی ۱۱ نومبر۔ عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر جان بیوہ پاکستان کے تیسرے پنج سالہ منصوبہ کے بارے میں پاکستانی حکام سے بات چیت کرنے کے لئے کل یہاں پہنچے۔ بنک کے باقی ماہرین جن میں اس کے صدر مسٹر جارج وڈز نائب صدر مسٹر ولیم آئلف اور رکن مسٹر وزہارٹ شامل ہیں آج صبح پہنچ رہے ہیں۔

• لنڈن ۱۱ نومبر برطانوی اخبار سنڈے ایکسپریس کے مطابق وزیر اعظم برطانیہ اور صدر کینیڈی کی ملاقات جلد ہو گی۔ اخبار سنڈے ٹائمز نے لکھا ہے کہ آئندہ سال جون میں برطانیہ میں عام انتخابات ہوں گے۔ لیکن ایسا اسی صورت میں ہو گا کہ وزیر اعظم محسوس کریں کہ ان کی پارٹی آسانی سے انتخاب جیت سکتی ہے۔

• ڈوکیو ۱۱ نومبر۔ جاپان میں ریلوں کے تصادم اور کان کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۵۰۰ سے زیادہ ہو گئی ہے۔ کان کے حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ساڑھے چار سو سے تجاوز کر گئی ہے۔

اس کے علاوہ چار سو کے قریب افراد حادثہ میں شدید زخمی ہوئے اور بہت سے لاپتہ ہیں۔ ریل گاڑیوں کے تصادم میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک سو ساٹھ تک پہنچ گئی ہے لیکن خیال ہے کہ جوں جوں ملبہ اٹھایا جائے گا مرنے والوں کی تعداد بڑھتی جائے گی۔

یہ حادثہ اس طرح پیش آیا کہ ایک مسافر گاڑی کا ڈبہ پٹڑی سے اتر گیا بعد ازاں مخالف سمت سے آتی ہوئی ڈاک اور مسافر گاڑیاں اس مقام پر ایک دوسری سے ٹکرا گئیں۔ ایک مسافر نے جو اس حادثہ میں بچ گیا بتایا کہ جب ٹوکیو جانے والی مسافر گاڑی پٹڑی سے اترے ہوئے ڈبوں سے ٹکرائی تو ایسی آواز سنائی دی جیسے ہماری ٹرین زمین کو چیرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہے۔ پھر مخالف سمت سے آنے والی ڈاک گاڑی ہماری ٹرین سے ٹکرائی تو ہماری گاڑی کے ڈبے چکنا چور ہو گئے۔ اس وقت تین ٹرینوں کے ڈبے ٹوٹے پھوٹے اور ایک دوسرے میں دھنسے ہوئے تھے۔ زخمیوں اور قریب المرگ افراد کی آہ و بکا انتہائی دل دوز تھی۔ اس کے تصور سے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔

• الہ آباد۔ آل انڈیا ریڈیو — بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے اعلان کیا ہے کہ بھارت کی فوجی تیاریاں محض چین کے خلاف ہی نہیں ہیں۔ الہ آباد کے فضائیہ کے تربیتی مرکز میں تقریر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم بھارت کو اتنا طاقتور بنا دینا چاہتے ہیں کہ کسی ملک کو ہمارے خلاف فوجی کارروائی کرنے کی جرأت نہ ہو۔

مسٹر چاون نے کہا کہ چین کے حملے کے بعد ایک سال کے دوران ملک میں دفاعی نقطہ نگاہ سے بڑا کام ہوا ہے۔ مختلف کارخانوں میں دفاعی پیداوار دگنی حد تک بڑھا دی گئی ہے اس کے علاوہ نئے کارخانے قائم کئے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ چین سے ہمارے تعلقات انتہائی خراب ہیں اور وہ ہم پر کسی بھی وقت حملہ کر سکتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم صرف ایک ہی ملک کے خلاف اپنی فوجی تیاریاں جاری رکھیں۔ ہمارے سامنے ملک کے دفاع کا وسیع پروگرام ہے۔

درخواست دعا

مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب سٹیشن ماسٹر سکھانوالی جو ایک لمبے عرصہ سے پھوڑوں کی تکلیف میں مبتلا چلے آ رہے تھے کا اپریشن ہوا ہے۔ حالت خراب ہے اور آکسیجن دی جا رہی ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ ان کی صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا فرماویں (سید شاہ امیر احمد اشرف کارکن لنگرخانہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۸۷